سوال

(563)غلط کار کو نرمی سے سمجھانا چاہیے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم چند مسلمان کارکن ہیں، جو اپنا اپنا وطن چھوڑ کر فرانس میں مقیم ہیں، ہم آپ میں خوف الہی اور اتباع سنت کی بنیاد پر جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے ایک ہال بھی حاصل کرلیا ہے جس میں ہم روزانہ کی پانچ نمازیں پڑھتے ہیں اور ہم نے اپنا ایک امام بھی مقرر کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے توفیق دی کے اس نے اس ذمہ داری کا بھاری بوجھ اٹھایا جو اس کے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے۔ روزانہ کی پانچ نمازوں کے علاوہ یہاں وقتا وقتا وعظ و نصیحت پر مبنی درس بھی ہوتاق ہے۔ ہمار موجودہ مسئلہ یہ ہے کہ اس جماعت میں کچھ اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب ہم نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو نماز سے فورا بعد ہر شخص تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد اللہ اور تینتیس بار اللہ اکبر پڑھتا ہے یہ اس حدیث پر عمل کرنے کی نیت سے ہوتا ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :

((جَائَ الْفُقَرَاء إِلَى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَا وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ))

غریب لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی : ''مالدار لوگ اونچے درجے اور ہمیشہ کی نعمتیں لے گئے۔ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور ان کے پاس ضرورت سے زائد مال ہے جس سے وہ حج اور عمرہ ادا کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ''میں تم ایک بات نہ بتاؤں اگر تم اس پر عمل کروگے تو ان لوگوں کے مقام تک پہنچ جاؤ گے جو تم سے آگے بڑھ گئے ہیں اور تمہارے بعد کوئی تمہارے درجے تک نہیں پہنچ سکے گا اور تم ان لوگوں میں بہترین ہوگے جن کے درمیان تم رہتے ہو، مگر جس نے ایسا ہی عمل کیا۔ تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمد اللہ اور اللہ اکبر کہو۔''

یہ طریقہ جو حدیث میں آتا ہے اس کے مطابق ہر نمازی خاموشی سے یہ اذکار پڑھتا ہے اس کے بعد ہم سب مل کر سورۃ فاتح اور درود ابراہیمی پڑھتے ہیں اور آخر میں یہ پڑھتے ہیں :

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ١٨٠ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ١٨١ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٨٢ ... الصافات

''ہم میں سے کچھ بھائی کہنے لگے : ''ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ تم نے باجماعت یہ چیزیں پڑھنے کی بدعت ایجاد کی ہے تمہیں اس کا گناہ ہوگا اور قیامت تک جو بھی اس پر عمل کرے گا اس کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔''

اب ہمیں اس بارمیں فتوی دیجئے کہ کیا مل کر سورئہ فاتحہ، درود ابراہیمی اور سورئہ صافات کی آخری تین آیتیں (آیت نمبر : ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲) پڑھنا سنت حسنہ ہے یا بدعت ہے؟ معاملہ یہیں تک نہیں رہا بلکہ ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز میں بھی شریک نہیں ہوتے کہتے ہیں : ''ہم اس وقت تک تمہارے ساتھ نماز نہیں پڑھیں گے جب تک تم یہ بدعت نہ چھوڑ دو۔ ہمیں ضرور فتوی دیجئے تاکہ ہمارا موجودہ اختلاف ختم ہوجائے۔ اگر ہم غلطی پر ہیں تو ہم یہ کام بالکل چھوڑ دیں گے اور جو ہوسکا اس پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں گے اور اگر ہم صحیح موقف پر ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ وہ ان بھائیوں کو ہدایت دے اور مسلمانوں کے اس اختلاف کو ختم کرے جس سے ان کا اتحاد پارہ پارہ ہوگیا ہے اور وہ بکھر کر رہ گئے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ آپ مل کر سورت فاتحہ اور دورد ابراہیمی پڑھتے ہیں اور آخر میں یہ آیات پڑھتے ہیں :

سُبحانَ رَبِّکَ رَبِّ العِزَّةِ عَمّا یَصِفونَ ١٨٠ وَسَلٰمٌ عَلَى المُرسَلينَ ١٨١ وَالحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العٰلَمينَ ١٨٢ ... الصافات

''یہ کام جائز نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ سے یہ عمل منقول نہیں''

جن بھائیوں نے مذکورہ بالا بدعت کی وجہ سے آپ کے ساتھ نماز پڑھنا ترک کر دی ہے، ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ بلکہ ان کا فرض تھا کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر اپنا فرض ادا کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ اچھے طریقے سے نصیحت بھی کرتے رہتے۔ اللہ تعالیٰ سب کی حالت درست کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ